خواتین اور نماز باجماعت (بشمول نماز جمعہ اور نماز جنازہ)

خواتین کے لئے نماز باجماعت کا حکم

اکثر فقہاء کے نزدیک فرض نماز باجماعت ادا کرنا سنت موکدہ ہے تاہم متعدد احادیث میں نماز باجماعت کی تاکید اور فضیلت کے بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ایسی سنت ہے جسے بلا عذر ترک کرنا بدنصیبی ہے، لیکن یہ حکم مردوں کے لیے ہے۔ اسلام کی تعلیمات کے فطرت سے قریب ہونے کا ثبوت ہے کہ خواتین کا گھر میں نماز پڑھنا بلکہ گھر میں بھی اندر کوٹھڑی میں نماز پڑھنا مسجد میں آ کر باجماعت نماز پڑھنے سے بہتر قرار دیا گیا ہے۔ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کی سب سے بہتر مسجد ان کے گھر کے اندر کی کوٹھڑی ہے''۔ (مسند احمد)

مندرجہ بالا اور دیگر احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ خواتین نماز باجماعت کے لیے مکلّف نہیں ہیں۔ باجماعت نماز کی ادائیگی سے خواتین کا استثناء خواتین کے ستر و حجاب، گھریلو ذمہ داریوں، حمل و رضاعت کے مراحل اور مخصوص ایام کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اسلام کے احکامات کے فطرت کے مطابق ہونے کا ثبوت ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے منع نہ کرو، لیکن انہیں چاہیے کہ سادگی کے ساتھ آئیں''۔ (احمد)۔

حضور اکرم ﷺ کے وقت میں خواتین پانچ وقتہ نمازیں مسجد میں باجماعت ادا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے اختلاط سے بچنے کے لیے ایک دروازے کی جگہ کی طرف اشارے سے فرمایا ''بہتر ہوگا کہ اگر ہم اس دروازے کو خواتین کے لیے چھوڑ دیں''۔ مسجد نبوی ﷺ کا یہ دروازہ باب النساء کے نام سے موسوم ہے۔

حضرت عائشہؓ کی خواتین کو تنبیہ

صحیحین کی روایت کے مطابق ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اب عورتوں نے جو نئی نئی باتیں پیدا کر لی ہیں، اگر یہ سب نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ہوتیں تو آپ ﷺ عورتوں کو مسجد جانے سے منع فرما دیتے، جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کیا گیا تھا۔ (بخاری)۔ حضرت عائشہؓ کے ارشاد کا مقصد یہ تھا کہ خواتین نے اسلامی آداب کو ملحوظ رکھنا اور مسجد جانے کی شرائط کا التزام کرنا چھوڑ دیا ہے جس کی وجہ سے فتنہ کا خوف رہتا ہے، یعنی آپ ﷺ نے اس بات کا احساس دلایا کہ عورت مسجد جانے میں ان شرائط کی پابندی کرے جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

حرمین میں نماز باجماعت کی ادائیگی میں مختلف فقہی آراء میں تطبیق

مندرجہ بالا مباحث کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ خواتین کی نماز باجماعت میں شرکت کے عمومی موانع بھی حج وعمرہ کے زمانے میں موجود نہیں ہوتے اور سعودی عرب کے قانون کے مطابق حجاب کے احکامات پر بھی عملدرآمد کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نیز مسجد الحرام اور مسجد نبوی ﷺ میں نماز کی ادائیگی کا ثواب بھی بالترتیب ایک لاکھ اور پچاس ہزار گنا زیادہ ہوتا ہے، چنانچہ خواتین کو سفر حج وعمرہ کے دوران کوشش کر کے باجماعت نماز کی فضیلت حاصل کرنا چاہیے۔ تاہم ان شرائط کو ملحوظ رکھنا چاہیے جو علماء نے اس حوالے سے احادیث کی روشنی میں عائد کی ہیں۔ وزارتِ مذہبی امور حکومتِ پاکستان نے حجاب لازمی قرار دیا ہے جسکی تفصیل حجاب بروشر میں دیکھی جا سکتی ہے۔

نماز جماعت کے صحیح ہونے کے لئے لازمی صورتیں

☆ اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان گزرگاہ یا دو صفوں سے زیادہ خالی جگہ ہے تو باجماعت نماز ادا نہیں ہوتی۔ چنانچہ حرمین میں بھی امام کے پیچھے اپنی رہائش گاہ میں جس کے راستے میں گزرگاہ یا جسے حکومتِ سعودیہ کی طرف سے نماز حال قرار نہ دیا گیا ہو۔ نماز ادا نہیں ہوتی خواہ امام کی آواز آپ تک پہنچ رہی ہو۔ البتہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی ﷺ کے بیرونی صحن اور اس سے بھی پیچھے سڑک پر اگر صفوں میں تسلسل ہو تو نماز باجماعت ادا ہو جاتی ہے۔

☆ ریڈیو، ٹی وی یا آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ کے ذریعے امام کے پیچھے نماز باجماعت پڑھنا جائز نہیں۔ عرفات کے میدان میں جو لوگ مسجد نمرہ جا کر امام حج کے ساتھ نماز ادا نہ کر پائیں انہیں چاہیے کہ وہ اپنے خیموں میں باجماعت نماز پڑھنے کا اہتمام کریں۔ ریڈیو پر امام حج کے پیچھے نماز ادا کرنا درست نہیں، اس صورت میں ان کی نماز ادا نہیں ہوگی۔

مقتدیوں کے کھڑے ہونے کی صورت

اگر مقتدیوں میں مرد، خواتین اور بچے سب شامل ہوں تو سب سے آگے مرد ہوں گے پھر بچے اور پھر خواتین۔ کسی خاتون کو مردوں کے ساتھ صف میں کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔ حج کے دنوں میں خواتین اپنے مردوں کے ساتھ ہی جماعت میں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ یہ بہت غلط رویہ ہے۔

مقتدیوں کے لئے ضروری یا مستحب امور

☆ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی نیت کرنا۔ (دل میں ضروری ہے)

☆ تمام افعال میں امام کی متابعت (پیچھے رہنا) ضروری ہے اور امام سے مسابقت کرنا (آگے بڑھنا) گناہ ہے۔

☆ امام کی طرح فرض نماز کے بعد اپنی جگہ بدل کر سنتیں اور نوافل پڑھنا مستحب ہے۔

باعث خطبہ سے قبل اور بعد سنتوں اور نوافل کی ادائیگی وغیرہ میں دقت محسوس کرتی ہیں۔ خواتین کی سہولت کے لیے مختصراً بیان کردہ احکامات کی روشنی میں اعمال کی ترتیب بیان کی جا رہی ہے۔

پہلی اذان کے بعد مسجد پہنچنے کی جلدی کریں تاکہ دوسری اذان سے قبل تحیۃ المسجد اور سنتیں اطمینان سے پڑھی جا سکیں۔ دوسری اذان ہو جائے تو پوری توجہ اور یکسوئی سے خاموش بیٹھ کر خطبہ سنیں۔ اس دوران نہ باتیں کریں، نہ تلاوت قرآن و دیگر اذکار کریں۔ دوسروں کو بولتا دیکھیں تو بھی منع نہ کریں۔

خواتین اور نماز جنازہ

مسجد الحرام اور مسجد نبوی ﷺ میں تقریباً ہر نماز کے بعد میتیں لائی جاتی ہیں اور فرض نماز کے ختم ہوتے ہی نماز جنازہ کے اعلان کے بعد نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ عموماً خواتین نماز جنازہ کی فضیلت کے ساتھ اس کے طریقے سے بھی ناواقف ہوتی ہیں چنانچہ فرض کے بعد سنتوں یا نوافل کی نیت باندھ لیتی ہیں اور نماز جنازہ پڑھے جانے سے پریشان ہوتی ہیں۔ بسا اوقات ان کے ساتھی مرد انہیں نماز جنازہ پڑھنے سے منع کر دیتے ہیں کہ یہ نماز عورتوں کے لیے نہیں ہے۔

جب حضرت سعدؓ بن وقاص کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہؓ اور نبی اکرم ﷺ کی دوسری ازواج مطہرات نے ان کے ہاں پیغام بھیجا کہ ان کے جنازے کو ہمارے پاس مسجد سے گزارا جائے (ازواج مطہرات کے حجرے مسجد نبوی سے متصل تھے) نبی اکرم کی ازواج مطہرات نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

نمازِ جنازہ کا حکم و فضیلت

☆ نمازِ جنازہ میت کے لیے خدائے رحمٰن و رحیم سے دعائے مغفرت ہے۔ نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے (یعنی کچھ لوگوں کے ادا کر لینے سے باقی لوگ جو نہ پڑھیں قابل مواخذہ نہیں رہتے)۔ اس کی فرضیت قرآن و سنت سے ثابت ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

☆ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی مسلمان کا انتقال ہو جائے اور اس پر مسلمان کی اتنی بڑی جماعت نماز پڑھے جس کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور پھر وہ اس کے حق میں شفاعت کریں تو ان کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔'' حضرت مالکؓ بن ہبیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس میت پر تین صفوں نے نماز پڑھی اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت واجب کر لی''۔ (بخاری و مسلم)

نماز جنازہ کا طریقہ

نمازِ جنازہ کا طریقہ بہت آسان ہے۔ نمازِ جنازہ میں کوئی رکوع یا سجدہ نہیں ہے بلکہ صرف 4 تکبیریں یعنی اللہ اکبر کہنا ہوتا ہے اور ہر تکبیر ایک رکعت کے قائم مقام ہوتی ہے۔

☆ نمازِ جنازہ کے فرائض: نماز جنازہ میں نیت، قیام اور تکبیریں فرض ہیں۔

☆ نماز جنازہ کی سنتیں: تکبیروں کے درمیان اللہ کی حمد و ثنا کرنا، نبی کریم پر درود بھیجنا اور میت کے لیے دعا کرنا مسنون ہے۔

☆ ذیل میں حنفی مسلک کے مطابق نماز کا طریقہ مرحلہ وار درج کیا جا رہا ہے۔

☆ نیت کرنا: نماز جنازہ کی دل میں نیت کریں (میں نے نیت کی نماز جنازہ فرضِ کفایہ کی، ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے، درود واسطے حضرت محمد ﷺ کے، دعا واسطے اس حاضر میت کے، منہ طرف قبلہ شریف کے)۔

﴿پہلی تکبیر﴾ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط ﴿ثنا﴾ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّ كَ وَ جَلَّ ثَنَآءُ كَ وَلَااِلٰهَ غَيْرُكَ ط ﴿تکبیر﴾ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط ﴿درود شریف﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَاصَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط ﴿تیسری تکبیر﴾ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط ﴿دعا﴾ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِ نَا وَغَآ ئِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِ نَا وَذَ كَرِنَا وَ اُنْثٰنَاط اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِ يْمَانِ ط ﴿چوتھی تکبیر﴾ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط ﴿دونوں طرف منہ پھیر کر سلام کہے﴾ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ط ﴿لڑکے کی میت پر﴾ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ط ﴿لڑکی کی میت پر﴾ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً ط

☆ خواتین سے گذارش ہے کہ وہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں موجودگی کی صورت میں نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے کئی قیراط ثواب حاصل کرنے کی کوشش ضرور کریں۔

☆ نماز کے سارے فرائض اور واجبات میں امام کی اتباع کرنا ضروری ہے، البتہ نماز کی سنتوں میں امام کی موافقت یا پیروی ضروری نہیں ہے۔ نماز کی سنتیں یہ ہیں: رفع یدین (دونوں ہاتھوں کا اٹھانا)، دائیں بازو کا بائیں بازو پر رکھنا، سورۃ فاتحہ سے پہلے ثناء پڑھنا، تعوذ یعنی اعوذ باللہ پڑھنا، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھنا، آمین کہنا اور سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن کا کچھ حصہ تلاوت کرنا، رکوع اور سجدے میں کم از کم تین مرتبہ تسبیحات پڑھنا، قعدہ اخیرہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا اور درود شریف کے بعد کوئی مسنون دعا پڑھنا۔

☆ اگر امام سجدہ سہو کرے تو مقتدیوں کے لیے بھی سجدہ سہوہ کرنا ضروری ہے البتہ مقتدی کو اپنی کسی غلطی پر سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

فرض نماز شروع ہونے کے وقت میں دیگر نمازوں کی ادائیگی

☆ اگر کوئی شخص فرض نماز تنہا پڑھ چکا ہو اور پھر دیکھے کہ وہی فرض نماز باجماعت ہو رہی ہے تو اس کو چاہیے کہ جماعت میں شامل ہو جائے۔ (پہلی والی نماز نفل ہو جائے گی)

☆ اگر کوئی شخص اکیلا فرض نماز پڑھ رہا ہو اور پھر وہاں جماعت ہونے لگے تو اس کو چاہیے کہ نماز توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے لیکن اگر اس کی نماز ختم ہونے کو تھی تو پھر مکمل کرے۔

☆ اگر کوئی شخص نفل نماز شروع کر چکا ہو اور فرضوں کی جماعت کھڑی ہو جائے تو وہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر لے اور جماعت میں شامل ہو جائے۔

☆ اگر کوئی شخص ظہر یا جمعے کی پہلی چار رکعتیں سنت موکدہ شروع کر چکا ہو اور اس دوران امام فرضوں کے لیے کھڑا ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ دو رکعت سنت پڑھ کر ہی سلام پھیر دے اور پھر فرضوں کے بعد ان سنتوں کو پڑھ لے۔

مقتدی کا جماعت کے دوران آکر شامل ہونا اور اس کی مختلف صورتیں

☆ پسندیدہ تو یہ ہے کہ جماعت کے وقت سے قبل مسجد پہنچ جائے لیکن اگر پوری جماعت ملنے کی امید نہ ہو، تب بھی مسجد میں جا کر جماعت میں شرکت کرنی چاہیے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق جسے جماعت کا کچھ حصہ بھی مل جائے اس پوری جماعت کا اجر وثواب ملے گا۔ دیر سے جماعت میں شامل ہونے کی مختلف صورتیں ہیں جن کا سمجھنا اور یاد رکھنا خواتین کے لیے ضروری ہے۔

☆ اگر کوئی شخص اس وقت آئے جب کہ جماعت شروع ہو چکی ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ اکبر (تکبیر تحریمہ) کہے اور جس حالت میں امام ہو، اسی میں شریک ہو جائے۔

☆ جو شخص امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہو گیا تو سمجھا جائے گا کہ اس کو وہ رکعت مل گئی، البتہ رکوع نہ ملنے کی صورت میں وہ رکعت شمار نہیں ہوگی۔

☆ کسی بھی جماعت میں سلام کے پھیرنے سے پہلے شامل ہوا جا سکتا ہے۔

☆ جتنی رکعتیں آپ کو امام کے ساتھ مل جائیں اس کو پڑھ لیں اور بقیہ رکعتیں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر پوری کریں۔ نبی اکرم ﷺ کی ہدایت کے مطابق نماز کی رکعت یا تلاوت میں سے جو حصہ بھی شامل ہونے سے پہلے رہ گیا ہو اسے ادا کرنا ضروری ہے۔

☆ اگر آپ مسجد حرام میں داخل ہو رہی ہوں اور جماعت کھڑی ہو جائے تو بھاگ کر نہ آئیں، بلکہ سکون ووقار سے چلتے ہوئے آئیں گو اس کا حکم عمومی ہے تاہم خواتین کے لیے تو یہ اور بھی زیادہ پسندیدہ طریقہ ہے، نیز حتی الامکان خواتین کے حصے میں پہنچنے کی کوشش کریں یا پھر تمام صفوں سے پیچھے کھڑی ہوں جلدی میں کسی بھی جگہ رُک کر مردوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھیں۔ اس طریقے سے آپ کی نماز بھی درست نہ ہوگی اور کئی مردوں کی نماز بھی خراب ہوگی۔

☆ آپ نماز شروع ہونے کے بعد شامل ہوئی ہوں تو پہلے جو آپ کو امام کے ساتھ ملے وہ پھر باقی نماز ادا کریں۔

☆ آخری رکعت میں آہستہ رفتار سے تشہد پڑھیں تا کہ آپ امام کے سلام پھیرنے کے قریب اس سے فارغ ہوں اور اگر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے تشہد پڑھ چکی ہوں تو صرف اشھد ان لا الہ الا اللہ دہراتی رہیں۔ (درود اور دعا نہ پڑھیں)

☆ امام سلام پھیرلے تو آپ سلام نہ پھیریں بلکہ اپنی چھُوٹی ہوئی رکعتیں ادا کرنے کے لیے اٹھ کھڑی ہوں۔

☆ اپنی چھُوٹی ہوئی نماز مفرد (تنہا نماز پڑھنے والا) کی طرح ادا کریں یعنی قراءت بھی کریں اور اگر کوئی غلطی ہو جائے تو سجدہ سہو بھی کریں۔

☆ اس ترتیب سے چھُوٹی ہوئی نماز ادا کریں کہ پہلے قراءت والی رکعتیں پڑھیں اور پھر بے قراءت والی رکعتیں۔ البتہ جو رکعتیں آپ کو امام کے ساتھ ملی ہیں، ان کے حساب سے قعدہ میں بیٹھیں۔

☆ اگر آپ کی ایک رکعت رہ گئی ہے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد دوسری رکعت کے لیے کھڑی ہوں اور ثناء سورۃ الفاتحہ اور کوئی اور سورۃ تلاوت کریں اور اس کے بعد نماز مکمل کر کے سلام پھیر دیں۔

☆ اگر آپ کی دو رکعتیں جماعت سے رہ گئی تھیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑی ہوں اور ثناء سورۃ الفاتحہ اور کوئی اور سورۃ تلاوت کریں، اس

کے بعد دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورۃ تلاوت کریں اور بعد ازاں نماز مکمل کر کے سلام پھیر دیں۔

☆ اگر آپ کی تین رکعتیں جماعت سے رہ گئی تھیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑی ہو کر تین رکعتیں اس ترتیب سے پڑھیں کہ پہلی رکعت میں ثناء، سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورۃ ملائیں اور قعدہ اولیٰ کریں یعنی تشہد کے لیے بیٹھیں (اس لیے کہ یہ رکعت آپ کو ملی ہوئی نماز کے حساب سے دوسری رکعت ہے جبکہ تلاوت وغیرہ کے حساب سے یہ پہلی رکعت ہے)۔ پھر دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ سورۃ ملا کر پڑھیں (کیونکہ یہ تلاوت کے حساب سے دوسری رکعت ہے) اور قعدہ نہ کریں (اس لیے کہ یہ آپ کو ملی ہوئی رکعت کے لحاظ سے تیسری رکعت ہے)، پھر تیسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ سورۃ نہ پڑھیں اور اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیر دیں۔

دیگر احکام

☆ ہر فقہی مسلک والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے۔ اگر امام کی نماز اپنی فقہ کے اعتبار سے صحیح ہو جائے تو سارے مقتدیوں کی نماز صحیح ہوگی۔ چاہے مقتدی کوئی بھی مسلک رکھتے ہوں۔

☆ امام مقیم ہے تو خواہ آپ مسافر ہوں آپ پوری نماز پڑھیں گی اور اگر امام مسافر ہو اور آپ مقیم تو امام کے پیچھے قصر پڑھ کر امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑی ہو کر اپنی باقی نماز پوری کریں گی۔

خواتین اور نماز جمعه

نماز جمعه کا حکم

☆ جمعہ کی نماز ہر بالغ مسلمان مرد پر فرض ہے اور اس کی یہ فرضیت قرآن، سنت اور اجماع امت تینوں سے ثابت ہے۔

☆ نماز جمعہ نہ تو جماعت کے بغیر پڑھی جا سکتی ہے اور نہ وقت نکل جانے کے بعد اس کی قضا ہو سکتی ہے۔

☆ خواتین کو نماز جمعہ کی فرضیت سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے ”جمعہ ہر مسلمان کے لیے جماعت کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے ،البتہ اس سے غلام، عورت، بچہ“ (ابوداؤد) مسافر اور بیمار کو بھی رخصت ہے۔

☆ جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں، اُن پر ظہر کی نماز فرض ہے لیکن اگر وہ مسجد آ کر جمعہ کی نماز میں شریک ہوں تو ان کے لیے ایسا کرنا صحیح ہے۔

نماز جمعه کی فضیلت

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جمعہ کے دن نہایا دھویا، اور اپنے بس بھر اس نے طہارت ونظافت کا پورا پورا اہتمام کیا، پھر اس نے تیل لگایا، خوشبو لگائی اور دوپہر ڈھلتے ہی اول وقت مسجد میں جا پہنچا اور دو آدمیوں کو ایک دوسرے سے نہیں ہٹایا (یعنی ان کے سروں اور کندھوں پر سے پھاندنے، صفوں کو چیر کر گزرنے یا دو بیٹھے ہوئے نمازیوں کے بیچ میں جا بیٹھنے کی غلطی نہیں کی بلکہ جہاں جگہ ملی وہیں خاموشی سے بیٹھ گیا) اور نماز سنت وغیرہ ادا کی جو بھی خدا نے اس کے حصے میں لکھ دی تھی، پھر جب خطیب ممبر پر آیا تو خاموش (بیٹھا خطبہ سنتا) رہا تو ایسے شخص کے وہ سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے جو پچھلے جمعہ سے اس جمعہ تک اس سے سرزد ہوئے۔“ (بخاری)

نماز جمعه کے احکام

نماز جمعہ کے احکام مقتدی کے حوالے سے درج کیے جا رہے ہیں:

☆ نماز جمعہ پڑھنے والے کے لیے ظہر کی نماز (یعنی چار فرض) نہیں ہوتی۔

☆ جن افراد پر جمعہ فرض نہیں ہے وہ بھی اگر جمعہ پڑھ لیں (عورت، بچہ، غلام، مسافر اور بیمار) تو ان کی نماز ادا ہو جائے گی اور انہیں ظہر کی نماز نہیں پڑھنا ہوگی۔

☆ جن لوگوں پر جمعہ واجب نہیں ہے وہ جمعہ کے دن ظہر کی نماز الگ الگ پڑھیں لیکن جماعت نہ کرائیں۔ نیز جمعہ کی جماعت کے بعد اپنی نماز پڑھیں۔

☆ نماز جمعہ میں دو رکعت نماز ہوتی ہے اور یہ جہری نماز ہوتی ہے۔

☆ خطبے کے دوران ہر قسم کی بات چیت ممنوع ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے روز جب امام خطبہ دے رہا ہو، اس وقت جو آدمی بات چیت کرتا ہے وہ اس گدھے کی مانند ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوں اور جو شخص دوسرے آدمی سے یہ کہتا ہے کہ چپ ہو جاؤ، اس کا جمعہ نہیں ہے۔

نماز جمعه کی ادائیگی کا طریقه

مسجد الحرام اور مسجد نبوی ﷺ اور فیصل مسجد میں بھی نماز جمعہ کے دوران بکثرت اس بات کا مشاہدہ کیا گیا کہ خواتین جمعہ کے احکام سے ناواقفیت کے